180427 ـ شادی کی تقریب میں شرکت میں شبہ کے متعلق نصیحت

سوال

مجھے بیوی کے ذریعہ علم ہوا کہ میری سالی اٹلی کے ایک عیسائی شخص سے جان پہچان رکھتی ہے، حالانکہ سالی تو مسلمان ہے، جب میں نے استفسار کیا تو واضح ہوا کہ میری سالی نے اس شخص کا نمبر اپنی سہیلی سے لیا اور اس عیسائی شخص سے رابطہ کیا.

وہ عیسائی شخص کسی تیونسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے، اس طرح وہ دونوں شادی کرنے پر متفق ہوگئے، میری سالی نے سارے خاندان کو منگنی کی تقریب یا پھر آپس میں تعارف کی مجلس میں شریک ہونے کا کہا.

لیکن میں نے اس تقریب میں شریک ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ میری رائے میں ان دونوں کا آپس میں ایک دوسرے تعارف کا طریقہ بھی صحیح نہیں، اور پھر وہ آدمی بھی نصرانی ہے، جو کہ اساسی طور پر ہی غلط ہے.

لیکن بعد میں اس لیے شریک ہونا قبول کیا کہ میں اس شخص کو دین اسلام کی دعوت دوں گا، اور بیان کرونگا کہ اللہ کے ہاں قابل قبول دین تو صرف دین اسلام ہے، اور آپس میں یہ تعارفی مجلس دین اسلام کے تعارف کی مجلس بن جائیگی، اور میری سالی کے کہنے کے مطابق اس کا بھی موقف یہی ہے کہ وہ اسے دین اسلام میں داخل کرنا چاہتی ہے، اور اگر وہ دین اسلام قبول نہیں کرتا تو وہ بھی اس سے شادی پر راضی نہیں ہو گی.

واقعتا میں تعارفی مجلس میں حاضر ہوا، اور دیکھا کہ وہ شخص پچاس برس کی عمر کے لگ بھگ ہے، میں نے اسے دین اسلام کے متعلق بتلایا اور اپنی زندگی کے متعلق بھی اسے علم دیا، اور اس کی شادی کے متعلق دین اسلام کا حکم بھی اس کے سامنے رکھا، کہ اس شادی کے لیے اس کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے.

میں نے اس سے نرم رویہ اختیار کیا جس کی بنا پر وہ میری بات سننے پر راضی ہوا، اور میں نے اسے کے سامنے ہر قسم کا تعاون و مدد پیش کیا تا کہ وہ دین اسلام قبول کر لے اور اسے دل سے مطمئن ہو کر قبول کرے، اور دینی مبادیات کو اپنے اوپر فٹ کرے، اس لیے معاونت نہیں کی کہ وہ دین اسلام کو میری سالی سے شادی کا ذریعہ بنائے، اور حقیقت بھی یہی ہے، تو اس طرح شریعت و دین اسلام کے دائرہ میں رہتے ہوئے ایک شادی کی جانب ایک قدم ہوگا.

چنانچہ اس شخص نے دین اسلام قبول کرنے کی اظہار کیا، مجھے بہت خوشی ہوئی، کچھ ایام کے بعد میں نے اسے اٹلی زبان میں قرآن مجید کا ایک نسخہ بھیجا، اور اسی میں نے اس کے سامنے اسلام کے ارکان و اصول اور قاعدے، اور اساسیات رکھیں، اور اسے بتایا کہ دین اسلام اپنے سے پہلے سابقہ ادیان کے ساتھ کیا تعلق رکھتا ہے.

اور میں نے اسے قونصل خانے کے نمبر بھی بھیجے تا کہ وہ بھی اس کی معاونت و مدد کریں، اس کے کچھ ایام کے بعد میں گھریولو اور دوسرے کاموں میں مشغول ہوگیا.

مجھے علم ہوا کہ میری سالی اس شخص سے ٹیلی فون اور انٹر نیٹ کے ذریعہ بات چیت کرتی ہے تو میں اس پر ناراض ہوا، پھر مجھے علم ہوا کہ اس نے اسے ملك کے مفتی صاحب کے سامنے دین اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے پر اتفاق کیا ہے، اور اس کے فورا بعد منگنی ہوگی، پھر مجھے منگنی میں شرکت کی بھی دعوت ملی، لیکن میں نہیں گیا اور میری بیوی بھی نہیں گئی.

پھر کچھ ایام کے بعد اس شخص نے مجھے ٹیلی فون کر کے میرا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے میری بہت معاونت کی ہے اس نے بڑے ادب و احترام سے بات کی، اور میں نے اس بتایا کہ کچھ اسباب کی بنا پر میں نہیں آ سکا، میں نے اسے دین اسلام کے متعلق وصیت کی کہ وہ دینی امور کا خاص خیال کرے اور اسے اپنے دل میں جگہ دے، اس مہینہ کے آخر میں ان کی شادی ہے.

میرے خیال کے مطابق میری سالی شادی کر کے اٹلی میں بسنا چاہتی ہے، نہ کہ وہ اس شخص کو دین اسلام میں داخل کرنا چاہتی ہے، کیونکہ ابھی تك اس نے اپنا ختنہ بھی نہیں کرایا، وہ کہتا ہے کہ مفتی صاحب کا کہنا ہے کہ ختنہ کرانا ضروری نہیں.

میرے خیال میں اس کا کوئی طبی یا منطقی سبب نہیں ہے، اور یہ جلد بازی بھی نہیں، مجھے محسوس یہ ہوتا ہے کہ دونوں کا ہدف شادی کے علاوہ کچھ نہیں، لیکن یہ موقف صرف میرا ہے باقی کسی کا نہیں، خاندان کے باقی سب افراد اس میں کوئی مانع نہیں سمجھتے، یہ صحیح ہے کہ میں ان پر کوئی فیصلہ صادر نہیں کر سکتا، اور اللہ کو اس کا علم ہے، لیکن میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو اس طرح عجیب و غریب افعال اسلامی اخلاق و دین اسلام کی مبادیات سے دور کرنے کا باعث بن رہے ہیں، اس لیے میں نے شادی میں شرکت سے انکار کر دیا، لیکن میری بیوی شادی میں شریك ہونا چاہتی ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں آپ ہمیں کیا نصیحت فرماتے ہیں، تا کہ مجھے دلی سکون حاصل ہو اور اللہ بھی راضی ہو جائے. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس نے بھی کلمہ طیبہ پڑھ لیا اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگایا جائیگا، اور اس میں کلمہ نفاق کے ساتھ پڑھنے کے احتمال کو نہیں دیکھا جائیگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو ہمیں ظاہر کا ہی مکلف بنایا ہے، اور باقی اندرونی و

دلوں کے معاملات کا وہ خود اللہ ہی مالك ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور جو تمہیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں، تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے، تو اللہ نے تم پر احسان فرمایا، پس خوب تحقیق کر لو بے شك اللہ ہمیشہ اس سے جو تم کرتے ہو پورا باخبر ہے }النساء (94).

عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کچھ لوگوں کا وحی کے ذریعہ مؤاخذہ کیا جاتا تھا، اور اب وحی منقطع ہو چکی ہے، اور اب ہم تمہارے ساتھ وہی معاملہ کرینگے جو تمہارے اعمال سے ظاہر ہوگا، جس نے ہمارے لیے خیر ظاہر کی ہم اسے امن دینگے، اور اپنے قریب کرینگے، اور ہمارے اس کی پوشیدہ اشیاء سے کچھ سروکار نہیں، اس کے اندورونی معاملات میں اللہ اس کا محاسبہ کریگا، اور جس نے بھی ہمارے لیے برائی و شر ظاہر کیا، ہم اسے امن نہیں دینگے، اور نہ ہی ہم اس کی تصدیق کرینگے، اگرچہ وہ کہتا پھرے کہ اس کا دل بہتر اور صاف ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2641).

اس بنا پر جب اس شخص نے کلمہ پڑھ لیا ہے تو ہم اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگائیں گے، اور اس طرح اس کے لیے مسلمان عورت سے شادی کرنا جائز ہوگا، اور اس کے لیے ختنہ نہ کرانے میں کوئی حرج نہیں؛ تا کہ وہ دین اسلام سے نفرت نہ کرنے لگے، کیونکہ ختنہ نہ کرانا مرتد ہونے سے ہلکا اور کم درجہ رکھتا ہے، اور شرعی قاعدہ اور اصول ہے کہ: دو چیزوں میں سے کم نقصاندہ کا ارتکاب کر لینا چاہیے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (106524) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اس شخص کو چاہیے کہ وہ نماز پنجگانہ کی پابندی کرے، اگر اس نے نماز چھوڑی تو راجح قول کے مطابق اس نے کفر کا ارتکاب کیا، اور اگر وہ تارك نماز ہو تو اس کا نکاح صحیح نہیں ہوگا.

اس لیے اگر نماز پنجگانہ کی پابندی کرتا ہے تو پھر آپ کے لیے اس کی شادی میں شریك ہونے میں کوئی حرج نہیں بلکہ آپ کو اس میں ضرور شریك ہونا چاہیے، کیونکہ اس میں اس شخص کی تالیف قلب ہوگی اور اس کے لیے خیر وبھلائی کے کاموں میں ابھارنے کا سبب ہوگا، اور پھر شرکت کرنے سے صلہ رحمی بھی ہوگی کہ آپ اپنی بیوی کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرینگے.

واللہ اعلم